روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹-۷۴ نمبر | پیر ۲۵ شعبان ۱۴۰۹ھ ۳ شہادت ۱۳۶۸ ہش ۳ اپریل ۱۹۸۹ء | ۷۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز سلسلہ ربوہ میں سترویں مجلس مشاورت کا کامیابی سے انعقاد

نمائندگان ملک کے کونے کونے سے شریک ہوئے۔ ۹- نکاتی ایجنڈے پر بحث

افتتاحی اجلاس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا روح پرور پیغام سنایا گیا

حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے مشاورت کے اجلاسوں کی صدارت فرمائی

ربوہ — جماعت احمدیہ کی ۷۰ ویں مجلس مشاورت مرکز سلسلہ میں ۳۱ مارچ سے ۲ اپریل ۱۹۸۹ء تک جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ مشاورت کا انعقاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال ایوان محمود میں ہوا جس کی حال ہی میں صرف کثیر کی لاگت سے نئے سرے سے اندرونی طور پر مرمت اور سجاوٹ کی گئی تھی اور جو نئی ترتیب و تزئین کے باعث نہایت جاذب نظر اور خوبصورت نظر آرہا تھا۔

مشاورت کی صدارت سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ نے کی۔

ابتدائی اجلاس ۳۱ مارچ ۱۹۸۹ء کو ۴ بجے سہ پہر منعقد ہوا جس میں سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک یادگار اور اہم پیغام محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے سنایا۔ بعد ازاں پہلے اجلاس میں حسب معمول ایجنڈے کی ۹ تجاویز کے لئے دو سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔

اسکے علاوہ ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جو انجمن، تحریک اور وقف جدید کے بجٹوں پر غور کے لئے تھی۔

اگلے روز کے پہلے اجلاس میں پہلے رپورٹس تعمیل فیصلہ جات مشاورت سال گذشتہ پیش ہوئیں۔ پھر وہ تجاویز بیان کی گئیں جو امسال مشاورت کے لئے آئیں لیکن پیش نہیں کی گئیں۔ ان کے نہ پیش کئے جانے کی وجوہ بھی بیان کی گئیں۔

اس کے بعد باری باری سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش کی گئیں جن پر احباب نے اپنی آراء پیش کیں۔ آراء کے بعد تجاویز رائے شماری کے لئے پیش کی جاتی رہیں۔ مشاورت کا آخری اجلاس ۲ اپریل کو منعقد ہوا۔ جس میں تمام تجاویز پر بحث مکمل ہونے کے بعد مجلس مشاورت کی طرف سے ایک قرار داد کے ذریعے احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کی خدمت میں دوسری صدی کی مبارکباد دی۔ یہ قرار داد محترم مجیب الرحمٰن صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں صدر مجلس مشاورت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے حضور کے اس پیغام کا آخری حصہ دوبارہ پڑھ کر سنایا جو افتتاحی خطاب میں سنایا گیا تھا۔ بعد ازاں انہوں نے صدر انجمن احمدیہ کے نام حضور کا ایک خط بھی احباب کو سنایا۔ جس کے بعد دعا پر ۷۰ ویں مجلس مشاورت کا اختتام ہوا۔

جملہ نمائندگان مجلس مشاورت کی تعداد امسال ۵۸۴ تھی۔ جو مختلف جماعتوں سے منتخب ہو کر آئے تھے۔ ان میں سے بعض افراد کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ مشاورت کے دوسرے روز رات کو سوا آٹھ بجے دار الضیافت کی طرف سے جملہ نمائندگان مرد و خواتین اور زائرین کے اعزاز میں ضیافت دی گئی۔ مجلس مشاورت میں خواتین نمائندگان کی تعداد ۲۹ تھی۔ جو ہال کی گیلریوں میں پردہ کی رعایت سے موجود تھیں۔ مختلف مراحل پر خواتین نے تجاویز زیر غور پر بحث میں بھی حصہ لیا۔

نمائندگان مشاورت کی رہائش کا انتظام دار الضیافت کے علاوہ مرکز سلسلہ میں واقع درجن بھر گیسٹ ہاؤسوں میں کیا گیا تھا۔ مرکز سلسلہ میں جماعتی نمائندوں کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدام و انصار کی تنظیموں نے اپنے اجلاس بھی منعقد کئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مجلس مشاورت نہایت ہی کامیاب رہی۔

احباب و خواتین نے اہم مسائل پر اپنے مشورے پیش کئے یہ سب مشورے اب حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں لندن ارسال کئے جائیں گے اور حضور ان پر فیصلے فرمائیں گے۔

مشاورت کی جملہ تفاصیل کی کارروائی اللہ نے چاہا تو بعد کی اشاعتوں میں قسط وار پیش کی جائے گی۔

برائے توجہ لجنات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت منعقد ہونے والی آٹھویں تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک ۱۹ مئی تا یکم جون منعقد ہو گی۔ مجالس اپنے اپنے مقامات سے زیادہ سے زیادہ طالبات کو کلاس ہذا سے استفادہ کے لیے بھجوائیں۔

جملہ صدر صاحبات اس بات کا خیال رکھیں کہ اس کلاس میں وہ طالبات شرکت کریں جنہوں نے اسی سال میٹرک کا امتحان دیا ہو۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

اخبار احمدیہ

پیارے اور محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہاء فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

افسوسناک خبر

نہایت افسوس کے ساتھ تحریر ہے کہ خاکسار کے سمدھی میرے داماد ڈاکٹر حامد اللہ خاں کے والد برادرم مکرم عبدالسلام خان صاحب ۲۲ مارچ انگلستان میں اپنے بیٹے کے پاس دل کے حملہ سے وفات پا گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے برادرم خاں صاحب کا جنازہ ۲۳ مارچ کو اسلام آباد (لندن) میں پڑھایا اور جنازے سے قبل فرمایا کہ محترم خاں صاحب نہایت مخلص فدائی احمدی تھے۔ اور یہ جنازہ نئی صدی کا پہلا جنازہ ہے۔ ۲۳ مارچ کو میرے داماد عزیزم ڈاکٹر حامد اللہ خاں محترم خان صاحب کا جنازہ لندن سے لے کر روانہ ہوئے اور ۲۵ مارچ رات نو بجے ربوہ پہنچ گئے۔ جہاں انکے خاندان کے سب افراد پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور پھر چھبیس مارچ صبح دس بجے کے قریب محترم خاں صاحب کا جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں برادرم مکرم سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور اسکے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں تدفین کے بعد اس عاجز نے دعا کرائی۔

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ برادرم خاں صاحب جو بے حد محبت کرنے والے مخلص احمدی تھے۔ کی بلندی درجات کیلئے دعائیں فرماتے رہیں اور انکے بچوں اور بیگم صاحبہ کیلئے بھی خصوصی دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انکا حافظ و ناصر ہو۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد

درخواست دعا

مکرم طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ (نظارت اشاعت) بعارضہ ذہنی عارضہ بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۳ شہادت ۱۳۶۸ھ ش ۳ اپریل ۱۹۸۹ء

ہماری مجلس مشاورت

ہماری سترھویں مجلس مشاورت اکتیس مارچ کو شروع ہو کر ۲ اپریل کو بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔ یہ موقعہ انفرادی سوچ اور اجتماعی روح۔ دونوں کا۔ آئینہ دار ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنی اپنی جماعت میں تجویز پیش کر سکتا ہے۔ یہ تو ہے انفرادی آزادئ فکر اور پھر اس تجویز کو جماعت زیر غور لاتی ہے اور مرکز میں ارسال کرتی ہے۔ یہ ہے اجتماعی روح۔ اور حقیقت یہ ہے کہ معاشرہ کے صحیح خطوط پر پھلنے پھولنے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ فرد اپنی آزادئ فکر کو عملی طور پر محسوس کر سکے۔ لیکن اجتماعیت کے دائرے میں رہ کر آگے بڑھے۔ یہ مجلس مشاورت میں ہر تجویز پر ہر شخص کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی کھلی اجازت ہوتی ہے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے دل کی بات تو دل میں رہ گئی۔ ہاں از خود کوئی شخص دل کی بات دل میں رہنے دے تو یہ اس کی مرضی ہے ہم تو اسے بھی آزادئ فکر ہی کہیں گے۔ کیونکہ آزادی کا مطلب ہے کہ چاہو تو یہ کام کرو چاہو تو نہ کرو۔ لیکن عام طور پر ہوتا یہی ہے کہ ہر شخص اپنے دل کی بات کہہ دیتا ہے اور پھر اجتماعی صورت دینے کے لئے ووٹ لئے جاتے ہیں۔ اس سے اگلا مرحلہ اس سے بھی اہم ہے اور وہ یہ کہ ہم کسی دنیا دار منتخب لیڈر یا آمر کے ماتحت نہیں ہیں ہم ایک ایسے لیڈر کا دم بھرتے ہیں جسے اگرچہ ووٹوں کے ذریعہ منتخب کیا جاتا ہے لیکن ہمارے عقیدے کی جان یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی تائید سے آگے آتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ووٹوں میں ایسی برکت ڈال دیتا ہے جسے وہ خود چاہتا ہے کہ جماعت کی رہنمائی کرے اسی کو چُنا جانے دیتا ہے۔ مجلس مشاورت کی اجتماعی حیثیت میں کئے ہوئے "فیصلے" (دراصل یہاں فیصلے کا مطلب ہے اجتماعی مشورہ کیونکہ فیصلہ تو اس وقت کہلاتا ہے جب امام جماعت اس پر صاد فرما دیں) حضرت امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں اور اس طرح سب دل اس اطمینان سے پُر ہوتے ہیں کہ ہم نے سوچا۔ ہم نے مشورہ دیا اور پھر اس شخص کے ہاتھ میں بات آگئی جسے خدا کی تائید حاصل ہے۔ افراد جماعت کی اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی ہو گی کہ انہیں اپنی سوچ کو صحیح خطوط پر رکھنے کے لئے ایک ایسا شخص حاصل ہے جس کا تعلق خدا سے ہے۔ مجلس مشاورت اسی بات کے اظہار کا نام ہے۔

مری مسرت کا راز کیا ہے تمہیں بتاؤں کہ چُپ رہوں میں
کسی کے غم کا جواز کیا ہے تمہیں بتاؤں کہ چُپ رہوں میں
ہر اک قدم پر کسی نے دار و رسن سجائے ہیں میری خاطر
کسی کی یہ ساز باز کیا ہے تمہیں بتاؤں کہ چُپ رہوں میں

—— ابوالاقبال

نئی صدی کا پیام بن کر خدا کے گھر سے سلام آیا
زبانِ طاہر کے واسطے سے تمام لوگوں کے نام آیا

ہماری راہوں میں پھول بن کر بکھر رہا ہے ہر ایک کانٹا
قدم قدم پر ہماری حفظ داماں پہ رنگِ دوام آیا

جو مہر و مہ کو نشانِ منزل سمجھ کے پرواز کر رہے ہیں
مَیں پوچھتا ہوں کہ انکی راہوں میں کیسا کیسا مقام آیا

مری تو ذرّوں سے دوستی ہے مَیں انکو تارے سمجھ رہا ہوں
اسی عقیدت سے میرے دل میں ہر ایک کا احترام آیا

ہمارے ایمان نے جلا دی ہے ہر کسی کی حیاتِ نو کو
ہمارے صدق و صفا کے ہمرہ نیا نویلا نظام آیا

ہمارے جذبِ دروں نے سارا جہاں مسخر کیا ہوا ہے
وہ کون ہے جو ہماری خاطر کبھی نہ بالائے بام آیا

عجیب عالم ہے بیخودی کا اٹھا لیا جو بھی ہاتھ آیا
کہیں صراحی کہیں پہ ساغر کہیں پہ گردش میں جام آیا

کوئی سُنے تو اسے سنائیں کوئی ملے تو اسے ملائیں
ہماری محفل میں ایک حد درجہ واجب الاحترام آیا

نہ روک سکتے تھے ہاتھ انکا نہ ٹوک سکتے تھے بات انکی
ہماری مظلومیت کے صدقے ہمارا ذوالانتقام آیا

کسی نے جب بات کی نشیب و فراز کی تو نسیمؔ سچ سچ
ہماری اپنی نظر میں اپنا قعود آیا قیام آیا

—— نسیم سیفی ——

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نسیم سیفی

ٹیوشن

ایک دوست کہنے لگے میرا خیال تھا کہ بیٹا جو دسویں جماعت کا امتحان دینے والا تھا۔ سائنس کے مضمون میں کس قدر کمزور ہے۔ میرے ایک کلاس فیلو جو ایم۔ اے، بی۔ ایس سی تھے ان دنوں ٹیوشن پڑھاتے تھے۔ میں نے سوچا چند روز میرے بیٹے کو بھی پڑھا دینگے۔ چنانچہ ان سے کہا گیا اور وہ مان گئے۔ ایک مہینہ گزرنے کے بعد کہنے لگے۔ لائیے چار سو روپے۔ دینے کو تو میں نے یہ رقم دے دی لیکن مجھے بڑا عجیب سا لگا۔ دوست۔ کلاس فیلو۔ اور کام بھی تھوڑا سا لیکن چار سو روپے۔ اگر مجھے پہلے علم ہوتا کہ اتنی رقم مانگیں گے تو میں ان سے کبھی نہ کہتا کہ میرے بیٹے کو پڑھائیں۔

انکی یہ بات سن کر ایک تو مجھے پچاس سال پہلے کی بات یاد آ گئی جب میں نے ایف اے کیا تھا اور بیکار تھا۔ میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ایک بیٹے کو اور ایک بھانجی کو۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کے ایک بیٹے کو اور ملک محمد طفیل صاحب کے ایک بیٹے کو چند مہینے ٹیوشن پڑھائی۔ ان دنوں ٹیوشن پڑھانے والوں کو تین تین چار چار روپے ملا کرتے تھے۔ آپ یہ فقرہ دوبارہ پڑھ رہے ہیں آپ سوچتے ہونگے میں نے تین تین سو چار چار سو لکھا ہے۔ نہیں میں نے صرف تین تین اور چار چار لکھا ہے۔

پھر میرے ذہن میں ایک اور بات کلبلائی۔ ٹیوشن کے متعلق آج کل بہت کچھ کہا جا رہا ہے۔ ٹیوشن سے لوگ روپیہ کماتے ہیں۔ پڑھاتے کچھ نہیں۔ ٹیوشن کا سسٹم ختم ہونا چاہیئے۔ ٹیوشن پڑھنے والوں کے "پلے" کچھ نہیں پڑتا۔ ٹیوشن سے عادت خراب ہوتی ہے۔ محنت کی عادت تو بالکل نہیں رہتی۔ یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں۔ اور کچھ اور باتیں بھی جو اس وقت یاد نہیں آ رہیں۔

میرا خیال ہے اگر نیک نیتی کے ساتھ ٹیوشن پڑھائی جائے تو یہ اتنی بری بات نہیں جتنی سمجھی جاتی ہے۔ طالب علم جو کچھ سکول میں پڑھتا ہے اور جس کی دہرائی گھر پر کرتا ہے اگر اس کا کوئی حصہ اسے اچھی طرح سمجھ نہ آئے تو وہ ٹیوشن کے وقت میں یہ کمی پوری کر سکتا ہے۔ ٹیوشن پڑھانے والے کا کام تو یہ ہے کہ طالب علم کی مشکلات حل کرے اور اسے اس طرح پڑھائے کہ سکول کا پڑھا اچھی طرح یاد ہو جائے بلکہ جو سکول میں پڑھتا ہے وہ گھر سے مطالعہ کر کے جائے۔ لیکن ایسی ٹیوشن پڑھائی صرف اس طرح جا سکتی ہے کہ صرف ایک دو طالبعلموں کو ایک وقت میں پڑھانا ہو۔ اگر ٹیوشن کے لیئے آپ کے پاس دس پندرہ طالبعلم آتے ہیں تو پھر وہی سکول کی کلاس والی بات ہو گئی۔ پڑھانے والا انفرادی توجہ نہیں دے سکتا اور اس طرح طالبعلم کے لیئے مفید ثابت نہیں ہوتا۔

ہاں ٹیوشن کا ایک پہلو ناپسندیدہ بھی ہے۔ ایسا کہاں تک ہوتا ہے۔ اس کا مجھے تو کچھ اندازہ نہیں۔ میں نے سنا ہے کہ یوں ہوتا ہے۔ یعنی کلاس ٹیچر طالب علموں سے ٹیوشن کیلئے کہتا ہے اور جو ٹیوشن نہیں رکھتا اسے فیل کر دیتا ہے۔ یہ بہت بری بات ہے۔ لیکن ایسا کہاں تک ممکن ہے یہ مجھے نہیں معلوم۔

میں بی۔ اے میں تھا فارسی کے پروفیسر صاحب کبھی کلاس ہی نہیں لیتے تھے۔ میں نے ان سے کہا حضرت ہم پاس کس طرح ہونگے۔ کہنے لگے تم میرے گھر آ جایا کرو۔ میں تمہیں پڑھا دیا کرونگا۔

اگلے روز میں ان کے گھر چلا گیا۔ اندر سے کسی نے آواز ہی نہ دی۔ اس سے اگلے روز میں پھر چلا گیا۔ اور پروفیسر صاحب نے فارسی کورس کے دو چار سبق پڑھا دیئے۔ اور اس سے اگلے روز پھر گیا۔ سبق پڑھا کر کہنے لگے کوئی ایسی فکر کی بات بھی نہیں ہے میں چھٹیوں میں علی گڑھ جا رہا ہوں اور وہیں تمہارے پرچے جائیں گے۔ بس تم ایسا کرنا کہ یونیورسٹی آف دی پنجاب میں جو او (o) ہے اس کے بیچ میں ایک نقطہ ڈال دینا۔

نقطہ تو خیر میں نے نہ ڈالا اور پاس بھی ہو گیا۔ پرچے پتہ نہیں کہاں گئے تھے۔ لیکن یہ ٹیوشن بھی ایک یادگار ٹیوشن ہو گئی۔

آپ کو بھی اگر ٹیوشن کا تجربہ ہے پڑھانے کا یا پڑھنے کا۔ تو کچھ کہیئے۔

لمبی عمر کس کی؟

آپ نے بھی کبھی نہ کبھی اس بحث میں حصہ لیا ہو گا کہ مرد کی عمر لمبی ہوتی ہے یا عورت کی۔ اگرچہ ہمارے ارد گرد کئی مرد ایسے ہیں جنکی بیویوں کو فوت ہوئے بیس تیس سال ہو گئے اور وہ خود ابھی زندہ ہیں اور کئی عورتیں ایسی ہیں کہ بیس تیس سال سے بیوگی کی زندگی کاٹ رہی ہیں۔ لیکن گفتگو اس موضوع پر ہوتی ہے تو کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ تو استثنائی مثالیں ہیں۔ اور مرد اور عورت کی عمروں پر بحث جاری رہتی ہے۔

ایک میاں بیوی بھی اس موضوع پر بحث کیا کرتے تھے۔ اور وہ کرتے اس لیئے تھے کہ ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت تھی۔ بیوی چاہتی تھی خاوند لمبی عمر پائے — یعنی اس سے زیادہ لمبی عمر — اور خاوند چاہتا تھا بیوی کو اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ لمبی عمر دے۔

ایک دن محبت کا یہ موضوع چل نکلا کہ خیر یہ تو درست ہے کہ عورت مرد سے زیادہ لمبی عمر پاتی ہے لیکن ایسا ہے کیوں؟ دونوں کچھ دیر کیلیئے خاموش ہو گئے اور پھر بیوی کہنے لگی۔ میں سمجھی بات یہ ہے کہ کسی نہ کسی کو تو پیچھے رہنا چاہیئے نا تا کہ بکھرے ہوئے کپڑے سمیٹ سکے۔ اور یہ جواب اسے سوجھا اس لیئے کہ اس کا میاں جب بھی دفتر سے آتا اپنا کوٹ۔ ٹوپی وغیرہ جلدی جلدی اتار کر سب یونہی چارپائی پر دے مارتا۔ جرابیں بھی اتاریں اور چارپائی پر تکیئے کا نشانہ کرتے ہوئے اس پر پھینک دیں۔ اور کچھ دیر بعد — بعض اوقات کھانا پکا چکنے کے بعد اور بعض اوقات کھانا کھا چکنے کے بعد — ان تمام چیزوں کو اٹھا کر اور سنبھال کر بیوی کو رکھنا پڑتا تھا۔ یہ خیال — کہ میاں ایسا کیوں کرتا ہے۔ اتنا اس کے سر پر سوار تھا کہ اس نے بے دھیانی میں عورت کی لمبی عمر کا راز اسی بات میں "پا" لیا کہ اس نے بعد میں کپڑے وغیرہ جو سنبھالنے ہوتے ہیں۔

اب آپ سوچیئے — عمروں کے متعلق نہیں — دفتر سے واپس آ کر کوٹ ٹوپی جرابیں اتارنے کے متعلق۔ آپکا اپنا کیا طریق ہے۔ یونہی ان چیزوں کو چارپائی پر پھینک دیتے ہیں یا خود سنبھال کر رکھتے ہیں۔ جرابیں جوتوں میں — کوٹ اور ٹوپی کھونٹیوں پر — اور کیا جو بھی آپ کی عادت ہے کو جاری رکھنا چاہیں گے یا اب جی میں آتی ہے کہ اس عادت کو بدل ڈالیں۔

مغربی تہذیب

بعض اوقات لوگ پوچھتے ہیں کہ مغربی تہذیب ہے کیا۔ کیا کوٹ پتلون پہننے کو مغربی تہذیب کا اپنانا کہا جائے گا یا بجلی کے قمقموں کے روشن کرنے کو۔ یا ایسی بعض اور باتوں کا ذکر کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ چیزیں مغرب سے تو ضرور آئی ہیں لیکن ان کا نام مغربی تہذیب نہیں ہے۔ بعض باتوں کے وقوع پذیر ہونے کے مختلف انداز کا نام مغربی تہذیب ہے۔ ہم یہاں صرف ایک مثال دیں گے۔ آپ کو تو پتہ ہے کہ مغرب میں تو لڑکا اور لڑکی خود ہی آپس میں بات کر کے شادی طے کر لیتے ہیں اور شادیاں بھی یکے بعد دیگرے کئی کئی ہوتی ہیں۔ میاں بیوی زیادہ دیر اکٹھے رہ ہی نہیں سکتے۔ یہ سب لوگوں کی بات نہیں ہے۔ اکثر کی بات ہے۔ لیکن چلو اس میں بھی کیا حرج نبھ نہ سکی تو طلاق ہو گئی۔ یا خلع۔ ہمارے ہاں بھی تو طلاق اور خلع ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن اس کی مغربیت کا ایک پہلو سنیئے۔ کہتے ہیں ہم نے تو نہیں سنا۔ لیکن لوگ کہتے ہیں تو ٹھیک ہی کہتے ہونگے کہ ایک نوجوان نے ایک لڑکی کو شادی کی تجویز پیش کی۔ لڑکی نے تجویز مسترد کر دی۔ لیکن تھوڑی دیر بعد لڑکی کو خیال آیا کہ لڑکا ہاتھ سے نکل ہی نہ جائے۔ پھر اسے کہنے لگی۔ سنو! میں نے تمہیں کلی طور پر مسترد نہیں کیا۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں نے ایک اور نوجوان سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ پہلی شادی میں اس سے کرونگی۔

سمجھے آپ؟ اس لڑکی کے ذہن میں شادی سے بھی پہلے یہ خیال موجود ہے کہ پہلی شادی ہو گی۔ وہ ٹوٹے گی اور پھر دوسری ہو گی۔ پتہ نہیں اس نے اپنے دل میں کتنی شادیوں کی ٹھان رکھی تھی۔ اس لڑکے کو جزوی طور پر یا وقتی طور پر مسترد کرنے کا مطلب یہ تھا۔ پہلی شادی کسی اور کے ساتھ کرونگی۔ اس کے بعد تمہاری باری۔

یہ ہے مغربی تہذیب کا ایک رخ۔

ہمارے ہاں یہ موجود نہیں ہے نا۔ یہی فرق ہے مشرقی اور مغربی تہذیب کا اور مغربی تہذیب کی یہی — اور ایسی ہی باتیں ہیں جنہیں ہم مشرقی لوگوں کی زندگی میں آنے نہیں دینا چاہتے۔

ہر ماہ ساتھ کے ساتھ چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ اور تزکیہ اموال ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر مال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محترم شیخ فضل حق صاحب

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ لاہور

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ ۔

آج کے الفضل میں ایڈیٹوریل تو ایسا لگا کہ آپ نے میرے منہ کی بات چھین لی ہو اور میرے خیالات بھی پڑھ لئے ہوں۔ کئی دنوں سے یہ بات ذہن پر سوار تھی کہ جشن تشکر کے موقع پر الفضل میں سارا سال وقتاً فوقتاً بزرگوں کے حالات شائع ہونے چاہیں تاکہ ہماری نوجوان نسل اور آئندہ آنے والی نسلوں کو یہ علم ہو سکے کہ ہمارے بزرگوں نے احمدیت کو کیوں اور کیسے قبول کیا اور پھر اس کے نتیجہ میں ان پر کیا کیا انقلاب آئے۔ اس خیال کے پیش نظر کئی بار قلم اٹھایا مگر وہی ہوتا رہا جو آپ نے لکھا کہ "پتہ نہیں کہ ہمارا لکھا پسند آئے گا یا نہیں کہیں ردی کی ٹوکری میں تو نہیں پھینک دیا جائے گا" اور یہ خیال آتے ہی قلم رکھ دیتی رہی۔ کیونکہ میری تحریر بھی تو کمزور ہے۔ مگر آج کے الفضل نے تو ہمارے رستے بھی صاف کر دیئے لہذا کچھ تھوڑا آج اور باقی پھر سہی۔

احمدی بیگم۔ ۱۴ر بی عمر کو ونی انفنٹری روڈ لاہور ۱۵

میرے والد محترم قبلہ شیخ فضل صاحب گجرات پنجاب کے رہنے والے تھے قومیت وڈیرہ اور لقب قانونگو تھا۔ اپنے بزرگوں کے مسلک کے مطابق آپ فرقہ اہلحدیث سے منسلک تھے آپ کا خاندان اگرچہ اس دور میں پڑھا لکھا اور مہذب تھا انگریزی حکومت نے آپ کے بزرگوں کو اعزازات سے بھی نوازا رکھا تھا۔ مگر اس وقت کے رسم و رواج اور تفاخر سے آپ کو نفرت تھی۔

چھوٹی عمر میں ہی باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور گھریلو ذمہ داریاں آپ پر آن پڑیں مگر طبیعت میں شروع ہی سے یہ سوچ غالب تھی کہ ہم کیسے لوگ ہیں کہ گھروں میں دین کا ذکر برائے نام اور دنیا داری کو اونچا مقام حاصل ہے جس کی وجہ سے اخلاقی کمزوریاں بھی سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ آپ نے ہمیں اپنے حالات سنائے تو کہا کہ میں ہندوؤں اور آریوں کو دیکھتا کہ وہ لوگ کتنے عجز اور خلوص سے ملتے ہیں اور نمستے کرتے ہیں کہ دل موہ لیتے ہیں اسی طرح عیسائیوں کو دیکھتا کہ بڑے بااخلاق اور مہذبانہ طور طریق کے مالک ہیں مذہب کے بھی رسیا ہیں کیوں نہ انکی تعلیم کو دیکھا جائے اور پھر انہیں شمولیت کر لی جائے۔ مگر جب بتوں کی پوجا اور انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کرنے کا علم ہوا تو طبیعت میں نفرت آگئی۔ غرضیکہ اسی اُدھیڑ بن میں ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔ قادیان کا اور حضرت اقدس کا ذکر تو سنا ہوا تھا مگر علماء کی مخالفت کی وجہ سے اس طرف توجہ کرنا بے کار تھا۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں بسلسلہ ملازمت آپ کراچی چلے گئے اور ملازمت کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے بعد جو وقت بچتا وہ اسی تگ و دو میں گزارتے کبھی کسی پیر یا عالم یا مذہبی راہنما یا قومی لیڈر کی اطلاع ملتی تو آپ اکثر ضروری کام چھوڑ کر بھی تسکین کی تلاش میں وہاں پہنچ جاتے مگر مطلوب و مقصود نہ پاتے اور دل برداشتہ لوٹتے۔ اسی کرب اور تلاش کے دوران آپ نے خواب میں دیکھا (یہ خواب سلور جوبلی کے موقعہ پر آپ کے ایک ٹریکٹ فضل حق بر فضل حق میں شائع ہو چکا ہوا ہے) کہ دہلی کی جامع مسجد کے بائیں دروازے کی طرف یعنی چتلی قبر کی طرف جو سیڑھیاں ہیں ان پر بے شمار لوگ بیٹھے ہیں سب سے اوپر کی سیڑھی کے چبوترے پر قدرے امتیاز کے ساتھ آپ بھی بیٹھے اور یہ سارا مجمع کسی اعلیٰ شخصیت کی آمد کی انتظار میں ہے تھوڑی دیر بعد مسجد کا دروازہ کھلتا ہے اور ایک وجیہہ بارعب اور بزرگ و صالح مرد سامنے آتا ہے جس کی تعظیم کے لئے سب لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں مگر یہ (والد صاحب) پیشوائی کی غرض سے آگے بڑھ کر بلند آواز سے سلام کہتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں مصافحہ کے دوران وہ بزرگ والد صاحب کے بائیں کندھے پر تھپکی دیتے ہیں اور کہتے ہیں "تم (احمدی) ہو" والد صاحب نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور ایک عجیب سرور اور مستی کا عالم طاری ہو گیا اور اس خواب والے بزرگ کی تلاش میں رہنے لگے۔ کراچی سے جلد ہی آپ کی تبدیلی کوئٹہ ہو گئی ایک روز ان کے ساتھی نے کہا کہ میرے والد کے پیر صاحب یعنی سید عباس شاہ صاحب حیدر آباد دکن آ رہے ہیں آج شام کو حیدر آباد والد کے ہمراہ جانا ہے تم بھی ساتھ چلو۔ والد صاحب تو پہلے ہی تسکین کی تلاش میں تھے چنانچہ حیدر آباد پہنچے عشاء کی نماز پیر صاحب کی اقتداء میں ادا کی مگر سراپا دیکھ کر مایوس ہو گئے کہ یہ وہ خواب والی شخصیت نہیں ہے تاہم نماز کے بعد پیر صاحب مراقبہ میں چلے گئے اور کافی وقت گزر گیا تو ہمراہی کے والد صاحب نے مؤدبانہ عرض کیا کہ حضور یہ دو جوان بیعت کے لئے آئے ہیں پیر صاحب متوجہ ہوئے تو والد صاحب نے کہا کہ جی میں تو اہلحدیث ہوں اور ہمارے ہاں پیر وغیرہ کا کوئی جواز تسلیم نہیں کیا جاتا اس لئے میں بیعت کی غرض سے نہیں آیا جس پہ پیر صاحب نے ان کو روحانی ترقی کے لئے راہبر تجویز کرنے کے فوائد پہ لیکچر دیا جسے سن کر والد صاحب فرماتے ہیں کہ میرے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ "اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بیعت کرنی ہی ٹھہری تو پھر قادیان والے مرزا صاحب کی کیوں نہ کروں" یہ سن کر پیر صاحب آگ بگولا ہو گئے اور جو منہ میں آیا حضرت اقدس کی شان میں گستاخانہ بولتے چلے گئے اور آخر میں کہا کہ "نکل جا یہاں سے ورنہ تیرا سر اتار دوں گا" والد صاحب نے بیان کیا کہ میں خوفزدہ ہو کر اپنے جوتے ہاتھوں میں اٹھا کر ننگے پاؤں وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور دل برداشتہ حالت میں کوئٹہ پہنچا مگر صبح نہ کچھ کھانے کو دل چاہتا تھا اور نہ کسی کام کو آخر خیال آیا کہ جن کا نام لینے سے یہ کوفت اٹھانی پڑی ہے ان کو بھی آزما دیکھو کہ کتنے پانی میں ہیں۔ چنانچہ قادیان خط لکھا اور گزری رات کا واقعہ بھی لکھ دیا جس کے جواب میں چوتھے دن حضرت مولانا نورالدین صاحب کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نہایت مختصر خط جو درج ذیل تین نکتوں پر مشتمل تھا ملا۔

۱۔ آپ توبہ استغفار بہت کیا کریں۔

۲۔ درود شریف کثرت سے پڑھیں۔

۳۔ پیر جی کی ذات سے مجھے یہی امید تھی

والد صاحب کا کہنا تھا کہ اس مختصر خط نے مجھ پر مستی و بیخودی کی وہ کیفیت طاری کر دی کہ میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا یہ کارڈ مجھے مجسم نور نظر آتا تھا اور میرا دل یہ کہتا تھا کہ خواب میں نظر آنے والا بزرگ مجھے یہی لگتا ہے چنانچہ میں نے اس بے خودی کے عالم میں بیعت کا خط لکھ دیا اور یوں پیر جی کی ایک ہی لگ سے میں احمدیت کے گول میں آ گرا بیعت کے بعد خاندان والوں کے علاوہ جہاں بھی رہے بے شمار سختیاں جھیلیں جن کا ذکر طوالت کا باعث ہو گا۔ البتہ یہ ذکر کروں گی کہ اگر کبھی گھر میں کوئی بات ہو جاتی تو فرماتے "بچو میں نے اپنی احمدیت کو بڑی مشکل سے پروان چڑھایا ہے اسے داغدار نہ کرنا" اور یوں ہمیں ہماری غلطی کا احساس دلواتے۔ بیعت کے بعد حیدر آباد میں ایک احمدی جو سوداگر چرم تھے ان کے ہاں نماز جمعہ ہوتی تھی ان کا گھر محلہ چھیلی میں تھا میں بھی جمعہ پڑھنے گیا تو نماز کے بعد اچانک میری نظر دیوار پہ لگی ایک فوٹو پر پڑی اور میں اچک پڑا کہ یہ تو شبیہ اس بزرگ کی ہے جس نے مجھے خواب میں "تم (احمدی) ہو" کہا تھا اور تھپکی دی تھی چنانچہ میں نے بیقراری کے عالم میں صاحب خانہ سے پوچھا کہ "یہ کون ہیں" انہوں نے بتایا کہ یہ وہی ہمارے موجودہ امام ہیں جن کی بیعت تم نے کی ہے میرا بڑھتا ہوا اشتیاق دیکھ کر صاحب خانہ نے بغیر میرے طلب کئے وہ فوٹو اتار کر مجھے دے دی جو آج بھی میرے پاس ہے ہجرت کے بعد یہ فوٹو دیگر سامان کے ساتھ قادیان ہی رہ گئی۔ میرے والد صاحب کی دعوت الی اللہ سے میری والدہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ بھی جلد ہی احمدی ہو گئیں اور پھر جو اس جوڑے نے اخلاص اور فدائیت دکھائی وہ آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے والد صاحب کی وفات ۲۷، ۲۸ نومبر ۵۸ء کی درمیانی شب ہوئی وصیت کے مطابق بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر ۵ میں دفن ہیں نماز جنازہ حضرت فضل عمر نے پڑھائی۔ اور وفات کی اطلاع پر آپ نے جو قیمتی اور پرشفقت الفاظ فرمائے تھے انہوں نے اس شدید رنج و غم میں ایسی ڈھارس بندھائی کہ ہمیں یہ صدمہ ایک حوصلہ ایک صبر میں منتقل ہوتا نظر آیا۔ والدہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ ۱۰ ستمبر ۶۲ء میں فوت ہوئیں اور مقبرہ بہشتی کے قطعہ نمبر ۶ میں مدفون ہیں دونوں نے وصیت کا تمام حساب کافی عرصہ پہلے ہی صاف کر دیا تھا مگر دو روپے ماہوار ہر ماہ وصیت کی یاد دہانی خود کو کروانے کے لئے ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب کے بلند درجات سے نوازے اور ہمیں ان کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق بخشے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

نونہالانِ جماعت

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپکو صحت و سلامتی کے ساتھ سلامت رکھے اور آپ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا رہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں خدا تعالیٰ بھی انہیں یاد رکھتا ہے۔ انسانوں کا خدا کو یاد رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ اس کے سارے حکم مانیں اور جب بھی کچھ کرنے لگیں تو سوچیں کہ یہ بات خدا کے ہاں پسندیدہ ہے یا نہیں۔ پسندیدہ ہو تو کریں۔ ناپسندیدہ ہو تو نہ کریں۔ اور خدا تعالیٰ کا انسانوں کو یاد رکھنے کا مطلب ہے کہ وہ انکی روحانی اور جسمانی حفاظت فرماتا ہے۔ انکی مدد کرتا ہے۔ انکی دعائیں سنتا ہے اور انکے لئے ایسے حالات پیدا کرتا ہے جو انکے لئے مفید ہوں۔ حالات چاہے کیسے ہی ہوں انکا فائدہ خدا تعالیٰ کے بندوں ہی کو ہوتا ہے۔

● حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ہمارا تعلق خدا تعالیٰ سے بہت مضبوط ہونا چاہئے۔ اس تعلق کا پتہ ہماری باتوں اور ہمارے اعمال سے لگ سکتا ہے۔

● اچھا اب کراچی سے خالدہ ارشاد بنت ملک ارشاد الحق صاحب کا ایک خط آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اسے پڑھیں اور سوچیں کہ اس میں جو اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں ان میں سے آپ کون کونسی بات کرتے ہیں۔ اور انکے علاوہ کون سی بات آپ کرتے ہیں جو آپ چاہیں گے کہ دوسرے بھی کریں تاکہ نیکی پھیلے۔ ہم سب نیک بن جائیں اور سب اچھی زندگی گذاریں۔
خالدہ ارشاد بنت ملک ارشاد الحق صاحب کا خط ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲، مارچ ۱۹۸۹ء کے اخبار الفضل میں بچوں کا کالم بڑے غور سے پڑھا سب سے پہلے میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ بچوں کا کالم میں اسلیئے پڑھتی ہوں کہ اس میں باتیں کم اور مطلب زیادہ ہوتے ہیں۔ آپ کی تحریریں بہت لطف آتا ہے۔ آپ جو باتیں ہم بچوں کو سکھاتے ہیں یا پوچھتے ہیں۔ اس میں ہم سب بچوں کا بہت بھلا ہوتا ہے۔

آپ نے اس کالم میں جو یہ فرمایا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھا کریں میں نہایت ہی ادب سے عرض کرتی ہوں کہ اس ہفتہ میں ہم دونوں بہنوں نے تقریباً آٹھ ۸ خط حضور پرنور کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے لکھے۔ ہم حضور پرنور کی خدمت اقدس میں خط اس طرح لکھتے ہیں کہ دستہ کا جو کاغذ ہوتا ہے۔ فل سائز۔ اسکا تقریباً آدھا حصہ حضورِ انور کیلئے دعاؤں کا لکھتے ہیں۔ اور نیچے جو آدھا حصہ بچتا ہے وہ اپنا مدعا بیان کرتے ہیں۔ اور دعا کیلئے درخواست کرتے ہیں پھر نیچے یہ لکھتے ہیں کہ حضور پرنور ہمارے لئے یہ دعا کریں کہ مولا کریم ہمیں نیک اور سچے احمدی بنائے اور حضور پرنور کے تمام ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مولا کریم ہمارے دلوں کو امیر کردے .... ہر ہفتے میں خطوں کی تعداد اسلئے زیادہ ہو جاتی ہے کہ کوئی تکلیف آئی اور اپنے پیارے آقا کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے خط لکھ کر رکھ دیا۔ اور وہ تکلیف خدا کے فضل اور حضورِ انور کی دعاؤں کی وجہ سے دور ہو گئی۔ پھر حضور پُرنور کی خدمت اقدس میں خط لکھا کہ حضور پرنور مولا کریم نے پیارے آقا کی دعاؤں کی وجہ سے وہ تکلیف دور کر دی ہے۔

اسی طرح اور بھی رشتہ دار ہمارے بیمار ہو جاتے ہیں یا انہیں کوئی پریشانی ہو جاتی ہے تو ہم لوگ حضور پُرنورؒ کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے خط لکھتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر بیان کرتی ہوں کہ حضور پُرنورؒ کی خدمتِ اقدس میں دعا کیلئے خط لکھتے ہی وہ تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ حضور پرنور کی دعاؤں کی وجہ سے ہی مجھے اتنا اچھا خط لکھنا آتا ہے۔ ورنہ میں تو بہت ہی کمزور ہوں۔

امتحان کے دنوں میں ہمارا یہ طریق ہے کہ جب ہم امتحان دینے جاتے ہیں تو حضور پُرنور کی خدمتِ اقدس میں دعا کیلئے خط لکھ کر جاتے ہیں کہ آج اس مضمون کا پرچہ ہے۔ امتحان میں روزانہ اسی طرح سلسلہ چلتا ہے اور جب امتحان ختم ہو جاتے ہیں تو پھر حضور پرنور کی خدمتِ اقدس میں دعا کیلئے خط لکھ دیتے ہیں کہ پیارے آقا ہمارے امتحان ختم ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ہم کوئی بھی سامان خریدتے ہیں تو اس کو استعمال کرنے سے پہلے حضور پرنور کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے خط لکھ کر پھر استعمال کرتے ہیں۔

آپ نے دوسری بات یہ پوچھی ہے کہ آپ الفضل اخبار کا پہلا صفحہ پڑھتے ہیں یا نہیں تو اسکے متعلق یہ عرض ہے کہ آجکل میں نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب روحانی خزائن شروع کی ہوئی ہے۔ (روحانی خزائن حضرت اقدس کی جملہ کتب کا مجموعہ ہے) یہ پہلا صفحہ ارشاداتِ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں کبھی کبھی پڑھتی ہوں۔ آئیندہ وعدہ کرتی ہوں کہ باقاعدگی سے پڑھا کروں گی۔ آپ نے اپنے اس کالم میں اس کا بھی ذکر کیا ہے کہ بچوں کے مضمون بہت بھاری آتے ہیں۔ میں اس بات سے میں بھی آپکے ساتھ اتفاق کرتی ہوں۔ کیونکہ اور بچے بھی میری طرح مجبور ہیں۔ کیونکہ مجھے بھی مضمون لکھنا نہیں آتا۔ میں آپکی خدمت میں نہایت ہی ادب و احترام سے گذارش کرتی ہوں کہ آپ اس کالم میں یہ سلسلہ شروع کریں۔ کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں اور حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں بچوں کو مضمون لکھنا سکھائیں۔ یہ آپ کا ہم سب بچوں پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ ۱۲، مارچ ۱۹۸۹ء کے الفضل اخبار میں یہ (نظم لکھی تھی) : (نظم کا شعر)

"کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو"

اب آپ دیکھیئے کہ اس میں کتنے مطلب ہیں۔ اگر ہم ان اشعار پر ہی عمل کریں تو ہم سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔
ایک اور میں آپکی خدمت میں گذارش کرتی ہوں کہ آپ خط کا جواب بے شک کالم کے ذریعہ سے نہ دیں بلکہ خط کے ذریعہ سے دیں۔ میرے ابو کہتے ہیں کہ بزرگوں سے خط و کتابت میں بہت دعائیں ملتی ہیں۔ میں نویں کلاس (سائنس گروپ) کا امتحان دے رہی ہوں۔ میں درخواست کرتی ہوں۔ میں نے مکرم و محترم ضیاء اللہ صاحب مبشر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ سے بھی آپکو خط بھیجا تھا مگر آپکی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ جواب سے ضرور مطلع فرمائیں۔
(خط مل گیا تھا۔ آپکا اور آپکی امی جان کا بہت بہت شکریہ۔) (نسیم سیفی)

●

● طاہر محمود صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے پوتے علیم احمد طاہر ابن ڈاکٹر نعیم احمد طاہر نے چار سال پانچ ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیا ہے۔ عزیز علیم احمد طاہر محترم جناب صوفی محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا پڑپوتا ہے۔ آپ سب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز علیم احمد کو قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

●

● عزیزم بشیر الدولہ ابن محمد یونس جاوید صدر جماعت احمدیہ حلقہ سنت نگر لاہور ایک نہایت مخلص طفل اور ذہین طالبعلم تھا۔ جو اپنے اوصاف حمیدہ کے باعث اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول تھا۔ ۲۰، نومبر ۱۹۸۸ کی صبح کا سورج دیکھنے سے پہلے سال بھر کی علالت کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملا۔

عزیز بشیر الدولہ اطفال الاحمدیہ حلقہ چوہان پارک لاہور کا سیکرٹری تربیت اور سائق تھا۔ کچھ تو گھریلو ماحول اور تربیت کا اثر تھا اور کچھ ذہنی میلان کا نتیجہ تھا کہ وہ بچپن ہی سے سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی رکھتا تھا۔ وہ سلسلہ کی کتب بہت شوق سے پڑھا کرتا تھا۔

والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کیا کرتا تھا۔ اطفال الاحمدیہ کے اجلاسوں میں اور یومِ والدین کے موقع پر عہد وہی دہرایا کرتا تھا۔

سکول میں ہمیشہ وہ کلاس مانیٹر رہا اور کلاس میں اول پوزیشن حاصل کرتا تھا۔
بشیر الدولہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ عزیز نے اپنے پیچھے تین بہنیں اور والدین سوگوار چھوڑے ہیں۔

کیا آپ اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز ادا کیا کریں۔ نماز کے بعد بڑے وقار کے ساتھ بیت سے باہر نکلیں اور جو کچھ خطبہ میں سنا ہو وہ اُن دوستوں کو بتائیں جنہوں نے نہ سُنا ہو۔ اس طرح وہ نیکی کرنے اور نیکی پھیلانے کا باعث بنیں گے۔

بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں یہ نہایت ضروری ہے کہ جب بچے گھر سے باہر جائیں تو آپکو معلوم ہو کہ وہ کہاں گئے ہیں اور انکے دوست کیسے ہیں۔ تعلیم کے متعلق بھی گاہے گاہے ان سے محبت کے ساتھ پوچھتے رہیں کہ آپ کی تعلیم کیسی چل رہی ہے اور انہیں اس سلسلہ میں کوئی مشکل تو نہیں پیش آ رہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے آپ کو صحت مند رکھیے

محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد ربوہ

موجودہ دور میں جب کہ انسان غیر معمولی مصروف اور مشین کی طرح رات دن کام کرتا رہتا ہے اپنی صحت کو قائم رکھنا زیادہ ضروری ہوگیا ہے۔ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت مند (FIT) رہے لیکن دیگر مصروفیات، عزم کی کمی اور تن آسانی اکثر کو ایسا اقدام کرنے سے روکے رکھتی ہے جو صحت مندی کے لئے ضروری ہیں۔

صحت مندی کی تین اقسام ہیں۔ (۱) MUSCULAR یعنی عضلات پٹھوں اور اعصاب کی صحت مندی (۲) SKELETAL یعنی ڈھانچے کی لچک (۳) CARDIOVASCULAR یعنی دل اور خون کی نالیوں کی صحت مندی۔

معمولی اچھل کود اور اٹھک بیٹھک اور جسم کو گھمانے سے پہلی قسم حاصل ہو جاتی ہے دوسری قسم کیلئے مختلف قسم کے جھکنے، موڑنے اور کھینچنے والی ورزشیں مفید رہتی ہیں تیسری قسم کیلئے یعنی دل اور شریانوں کی صحت مندی سب سے اہم ہے کیونکہ ان کی کمزوری چھپی رہتی ہے اور ان کی طرف دھیان نہ دینے سے جو ان میں نقائص پیدا ہوتے ہیں وہ سب سے زیادہ نقصان دہ ہیں لہٰذا ان کی صحت مندی کے لئے زیادہ فکر مند ہونا چاہیئے۔

پہلے دو اقسام کی صحت مندی کے لئے جو ورزشیں کی جاتی ہیں انکو ANAEROBIC کہتے ہیں۔ یوگا، وزن اٹھانا، پی ٹی والی ورزشیں ڈنڈ بیٹھک وغیرہ اس ذیل میں آتے ہیں

تیسری اقسام کی صحت مندی کے لئے جو ورزشیں کی جاتی ہیں وہ AEROBIC کہلاتی ہیں۔ یہ ورزشیں آکسیجن کا حصول اور اسے جسم کے عضلات، جلد، اور خلیوں اور پھیپھڑوں اور خون میں پہنچانے کے کام کو زیادہ بہتر کرنے میں ممد اور مفید ہوتی ہیں۔ ان میں زیادہ قوت کے ساتھ سانس لیا جاتا ہے اور گہرا بھی، دل نسبتاً تیزی سے حرکت کرتا ہے اور خاصہ پسینہ آتا ہے۔ ان اعمال سے چھاتی کے عضلات مزید مضبوط ہوتے ہیں اور پھیپھڑے کی استعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ دل زیادہ مضبوط ہونا شروع ہوتا ہے اور جلد ہی اس قابل ہو جاتا ہے کہ ہر حرکت کے ساتھ پہلے سے زیادہ خون حاصل کرے یا باہر دھکیلے اور اس طرح اس کے آرام و سکون کے دورانیئے پہلے سے لمبے ہونے کے نتیجہ میں اس کی نبض کی رفتار نسبتاً کم ہو جاتی ہے اور یہ اچھا صحت مند رہتا ہے۔ مزید براں خون کی نالیوں کی تعداد اور سائز میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ بات شریانوں کے خطرناک سخت ہونے اور ہائی بلڈ پریشر یا دل کی کسی مرض سے بچانے کا موجب ہوتا ہے۔ اس سے بھی بڑھکر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ زیادہ آکسیجن ملنے کے نتیجہ میں جسم کا ذرہ ذرہ اور خلیوں کا سلسلہ بہتر صحت کا حامل ہو جاتا ہے جسم کی رنگت بھی نکھرتی ہے اور قدرتی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور خواہ خوراک میں کمی نہ بھی کی جائے وزن میں بھی مناسب کمی ہو کر چستی اور عمومی سکون اور چہرہ پر شگفتگی اور موڈ پر خوشگواری پیدا ہوتی ہے گویا کہ انسان پہلے سے بہت بڑھکر خوش خوش رہتا ہے اور اس کی کارکردگی میں بے انتہا اضافہ ہوتا ہے۔ AEROBIC ورزشوں میں تیز قدمی، جاگنگ، سائیکل چلانا، دوڑ اور تیراکی وغیرہ شامل ہیں۔

مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی ورزش ضرور کرے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ باوجود خواہش کے لوگ سستی کرتے ہیں اور مناسب ورزش شروع کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں اور ارادہ کرتے ہیں لیکن مصمم ارادہ نہیں کر پاتے حالانکہ غور کیا جائے تو ضروری نہیں کہ لمبے دورانیئے کی جسمانی تربیت ہی حاصل کی جائے بلکہ محض اس امر کی ضرورت ہے کہ خواہ تھوڑے عرصہ کے لئے ہی ہو اور خواہ ہلکی پھلکی ورزش ہو اسے شروع کر لیا جائے اور اتنا وقت صرف کیا جائے جتنے کی گنجائش ہے اور پھر آہستہ آہستہ بتدریج اس میں مناسب اضافہ کیا جائے اور جب طبیعت خود ہی فرحت محسوس کرے گی تو جی چاہے گا کہ اس سے زیادہ عرصہ اور بہتر ورزش کر کے مزید فرحت اور خوشی کا سامان کیا جائے۔

پہلے قدم کے طور پر اپنی زندگی گزارنے کے طریقہ میں چند تبدیلیاں لانا کافی ہوگا مثلاً:

(۱) گھر کے بعض کام کاج کچھ اپنے ہاتھ سے بھی کر لیں۔

(۲) لیٹے رہنے، لیٹ کر پڑھنے یا لمبا عرصہ بیٹھے رہنے کی بجائے کھڑے ہو کر کام کیا جائے

(۳) نہانے کے بعد تیزی کے ساتھ تولیئے کو جسم پر رگڑا جائے۔

(۴) گھر سے دفتر، کارخانہ یا دکان وغیرہ کام پر جانے کیلئے نسبتاً زیادہ چلا جائے۔

(۵) لفٹ کی بجائے سیڑھیاں استعمال کی جائیں۔

(۶) بعض کام کار ٹیکسی یا رکشا کی بجائے سائیکل سے سرانجام دیئے جائیں۔

(۷) جہاں جانا ہے اس سے ایک دو سٹاپ پہلے بس وغیرہ سے اتر کر کچھ پیدل چل لیا جائے یا بس پر سوار ہوتے وقت ایک دو سٹاپ چلنے کے بعد بس لی جائے

(۸) بعض اوقات کسی ماتحت کو اپنے پاس بلانے کی بجائے خود اس تک جایا جائے۔

(۹) بچوں کے ساتھ ہلکی پھلکی کھیل مختصر وقت کے لئے کھیلی جائے۔

(۱۰) صرف ۵ سے ۱۰ منٹ تک عام قدم سے نسبتاً تیز قدمی سے چلا جائے۔

(۱۱) ۵ سے ۱۰ منٹ تک کوئی ایسا کام کیا جائے جس سے سانس میں معمولی تیزی آجائے اور نبض نسبتاً تیز ہو جاوے۔

صحت مندی کا مقصد زندگی کا بھرپور لطف اٹھانا ہے۔ اس غرض سے دوسرے قدم کے طور پر مناسب ورزش کا اہتمام ضروری ہے۔ ہر شخص اپنی مرضی کا انتخاب کر سکتا ہے۔ چند ورزشیں مع ان کے اثر کے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ ہر شخص اپنی طبیعت، عمومی صحت اور عمر کے لحاظ سے موزوں ورزش منتخب کر سکتا ہے۔ جن حضرات کو کوئی خاص بیماری لمبے عرصہ سے ہو مثلاً دل کی بیماری، بلڈ پریشر، ذیابیطس، جوڑوں کا درد، دمہ، کمر میں بار بار تکلیف، چکر آنا، آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا لڑکھڑاہٹ یا کسی بیماری سے حال ہی میں چھٹکارا حاصل ہوا ہو ان کو کوئی بھی ورزش شروع کرنے سے پہلے کسی اچھے ڈاکٹر سے مشورہ کر لینا چاہیئے۔ جن کے خاندان میں دل کی بیماری ہو ان کو بھی اور اسی طرح ان لوگوں کو بھی مشورہ کر لینا چاہیئے جن کی عمر ۳۰ سال سے زائد ہے یا جن کا وزن زیادہ ہے۔

مختلف ورزشیں

نمبر شمار	ورزش	لچک، چستی چابک دستی	قوت طاقت	سکت یا قوت برداشت	دل اور خون کی شریانوں پر اثر
۱	گھر کا معمولی کام	مفید	خاص فائدہ نہیں	کچھ فائدہ نہیں	خاص فائدہ نہیں
۲	پی ٹی والی ورزشیں	اچھا	〃	〃	معمولی فائدہ
۳	باغیچہ میں ہاتھ سے کام	کچھ فائدہ نہیں	اچھا	مفید	معمولی
۴	باغیچے میں کھدائی کا کام	مفید	بہترین	بہت اچھا	اچھا
۵	وزن اٹھانا	خاص فائدہ نہیں	معمولی	مفید	معمولی
۶	یوگا	بہترین	خاص فائدہ نہیں	خاص فائدہ نہیں	خاص فائدہ نہیں
۷	گاف	مفید	معمولی	〃	〃
۸	کرکٹ	〃	〃	معمولی	〃
۹	جوڈو	بہترین	مفید	مفید	اچھا
۱۰	ٹینس	بہت اچھا	〃	〃	〃
۱۱	جمناسٹک	بہترین	بہت اچھا	〃	بہت اچھا
۱۲	بیڈ منٹن	بہت اچھا	مفید	〃	بہت اچھا
۱۳	سیڑھیوں پر چڑھنا	خاص فائدہ نہیں	〃	اچھا	اچھا
۱۴	اونچائی، پہاڑی پر چڑھنا	〃	〃	بہت اچھا	〃
۱۵	اچھل کود JOGGING	مفید	〃	〃	بہت اچھا
۱۶	تیز پیدل چلنا	خاص فائدہ نہیں	خاص فائدہ نہیں	اچھا	〃
۱۷	تیز اچھل کود بلاز ڈانس	بہترین	مفید	〃	〃
۱۸	دوڑ	مفید	〃	بہت اچھا	بہترین
۱۹	تیز سائیکل چلانا	〃	بہت اچھا	بہترین	〃
۲۰	تیراکی (شدید)	بہترین	بہترین	〃	〃
۲۱	کشتی رانی	مفید	〃	〃	〃
۲۲	فٹ بال	بہت اچھا	بہت اچھا	بہت اچھا	بہت اچھا
۲۳	شکواش	〃	اچھا	〃	〃

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے بعض اشخاص بغیر ڈاکٹری مشورہ کے از خود ورزش کا انتخاب نہ کریں۔ مزید برآں آہستہ آہستہ شروع کیا جائے اور بتدریج ۶ ہفتوں کے اندر اضافہ کرنا چاہیئے اور اپنی حدود میں رہنا ضروری ہے۔ اگر کوئی درد یا بے آرامی محسوس ہو تو فوراً رک جائیں۔ ورزش تکلیف دہ ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر جسمانی طور پر تھکے ہوئے ہوں تو ورزش نہ کریں۔ اسی طرح بھرپور کھانے کے بعد دو گھنٹہ تک سخت ورزش ہرگز نہ کریں اور معمولی خوراک کے بعد بھی کم از کم نصف گھنٹہ آرام مناسب ہے۔ اگر زکام، نزلہ، فلو ہو یا بخار محسوس ہو یا کسی بیماری سے ابھی ابھی شفایاب ہوئے ہوں تو ورزش نہ کرنا چاہیئے۔ ورزش کے وقت پیشاب بلیڈر میں رُکا ہوا نہیں ہونا چاہیئے پہلے کریں درمیان میں محسوس ہو تو فوراً کریں روکنا سخت مُضر ہے۔

اپنی صحت مندی کو آپ خود بھی چیک کر سکتے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ مناسب ورزش سے بہتر صحت مندی حاصل کی جا سکتی ہے۔ حسب ذیل ٹیسٹ سے اپنی صحتمندی جانچیئے

۸/ انچ اونچی سیڑھی کے سامنے پاؤں جوڑ کر کھڑے ہو جائیں۔ ۳ منٹ تک سیڑھی چڑھنے اور اترنے کا عمل اس شرح سے کریں کہ ہر ۵ سیکنڈ میں دو مکمل حرکتیں ہوں۔ ایک مکمل حرکت سے مراد ہے ایک پاؤں اوپر، دوسرا پاؤں اوپر، پھر ایک پاؤں نیچے، دوسرا پاؤں نیچے۔ اگر بے آرامی یا تکلیف محسوس کریں تو فوراً رُک جائیں۔

جب ۳ منٹ پورے ہو جائیں تو ایک منٹ کے لئے بیٹھ کر آرام کیجیئے پھر اپنی نبض کی رفتار نوٹ کیجیئے اگر آپ صحت مند ہیں تو اسے تقریباً نارمل ہو جانا چاہیئے نارمل نبض کی رفتار حسب ذیل ہے۔

نبض کی رفتار یعنی حرکت فی منٹ — مرد	عورت	صحتمندی کا معیار
۷۹ تک	۸۴ تک	بہت اچھا
۸۰ تا ۸۹	۸۵ تا ۹۴	اچھا
۹۰ تا ۹۹	۹۵ تا ۱۰۹	غیر صحتمند
۱۰۰ یا زیادہ	۱۱۰ یا زیادہ	انتہائی غیر صحت مند

نوٹ:۔ ان اعداد و شمار کا اطلاق بچوں پر نہیں ہوتا

جیسا کہ مذکورہ بالا چارٹس سے عیاں ہے سب سے مفید تیز قدمی JOGGING اچھل کود، پی ٹی، دوڑ اور سائیکل چلانا ہے۔ ان کا دورانیہ کم از کم ۲۰ منٹ ہونا چاہیئے اور باقاعدگی ضروری ہے ہفتہ میں کم از کم ۵ مرتبہ۔ جو زیادہ برداشت کی قوت رکھتے ہوں اور جوان ہوں ان کے لئے بیڈ منٹن اور فٹ بال بہت اچھی ورزش ہے۔ اپنا ٹیسٹ آپ کیجئے اور موزوں ورزش کا انتخاب کر کے شروع کیجئے اور آہستہ آہستہ اپنی سکت اور قوتِ برداشت میں اضافہ کر کے زندگی کا بھرپور لطف اٹھائیے اور اپنی کارکردگی میں خاطر خواہ اضافہ کیجئے اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد کرے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۶۸۸۷:۔ میں چوہدری عبدالسلام ولد چوہدری محمد اسلم صاحب قوم گجر پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر ضلع گجرات حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸/۹/۴ کو وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) رہائشی پلاٹ واقع ناصر آباد کالونی مالیتی ایک لاکھ روپیہ (۲) رہائشی پلاٹ واقع راولپنڈی مالیتی ایک لاکھ روپے (۳) نقدی دو لاکھ چھہتر ہزار روپے اور ۲۴ ہزار جرمن مارک اس وقت مجھے مبلغ DM1924 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ چوہدری عبدالسلام چک سکندر ضلع گجرات حال مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱۔ خدا داد احمد ولد چوہدری غلام نبی صاحب مغربی جرمنی گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری منور حسین ولد چوہدری محمد حسین مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۶۸۸۸:۔ میں بلقیس بیگم زوجہ چوہدری عبدالسلام صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۹-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۳ تولہ ۴ ماشہ مالیتی ۱۳۶۶۶/۶۷ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ DM100/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ۔ بلقیس بیگم زوجہ چوہدری عبدالسلام چک سکندر ضلع گجرات حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری عبدالسلام خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۶۸۸۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ خدا داد احمد ولد غلام نبی صاحب۔

مسل نمبر ۲۶۸۸۹:۔ میں محمد اسحاق اطہر ولد محمد سرور خان صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۷-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ ۱۰ مرلہ واقع طاہر آباد مالیتی دس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۰۰/- مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ محمد اسحاق اطہر راڈلے فولم والٹ 5608 مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ ملک خالد محمود وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک ظفر منصور وصیت نمبر ۲۴۶۴۴۔

مسل نمبر ۲۶۸۹۰:۔ میں جمیلہ بیگم بیوہ خواجہ غلام نبی صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری ... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حاجی آباد ضلع فیصل آباد حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۴-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کانٹے طلائی ایک تولہ مالیتی تین ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۲۴/- DM روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جمیلہ بیگم بیوہ خواجہ غلام نبی صاحب۔ حاجی آباد پاکستان مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری عبدالواسع سیکرٹری سمعی و بصری جماعت بوفولٹ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالحمید صدر جماعت احمدیہ بوفولٹ۔

صدران جماعت اور صدران موصیان متوجہ ہوں

"رسالہ قواعد وصیت کی تقسیم امراء اضلاع کے ذریعہ کی جا رہی ہے اس لیے اپنی جماعت کے موصیان و موصیات کی تعداد کے مطابق قواعد اپنے امیر صاحب ضلع سے حاصل فرمالیں اور بعد تقسیم موصیوں سے دستخط حاصل کر کے فہرست دفتر وصیت کو بھجوا دیں۔ شکریہ۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد نگر میں فری بلڈ گروپنگ کیمپ کا قیام

۴ مارچ بروز ہفتہ شعبہ خدمت خلق کے زیرِ اہتمام ربوہ کے نواحی علاقہ احمد نگر میں فری بلڈ گروپنگ کیمپ کا انتظام کیا گیا۔
مقامی احباب کے بھرپور تعاون کے نتیجے میں صبح گیارہ بجے سے شام چھ بجے تک تمام عمر کے خواتین، مرد اور بچوں نے حصہ لیا۔ اور وقت کی کمی کے باعث اس روز تمام احباب کی گروپنگ نہ ہو سکی۔ جس کی وجہ سے اگلے روز بھی گروپنگ جاری رہی۔ مجموعی طور پر تقریباً ۴۰۰ افراد کے خون کا گروپ معلوم کیا گیا۔
کیمپ انچارج ڈاکٹر عبد اللہ لیبارٹری انچارج فضلِ عمر ہسپتال کے ہمراہ پنجاب میڈیکل کالج کے طلباء جناب محمد احمد محمود، جناب ساجد محمود، جناب انس احمد مرزا اس کیمپ کے معاونین تھے۔ ان تمام احباب نے پوری تندہی سے لگاتار کام کرتے ہوئے یہ ڈیوٹی نہایت ہی خوش اخلاقی اور خوش اسلوبی سے ادا کی۔

احمد نگر کی انتظامیہ اور خصوصی طور پر قائد صاحب اور جناب بابر الٰہی صاحب نے بھی پورا تعاون کیا۔ اور اس کیمپ کو کامیاب بنایا۔ (ناظم خدمت خلق مقامی۔) انوار احمد خان

ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کیطرف سے صد سالہ جشن پر پابندیوں میں تا اطلاع ثانی توسیع

ابھی ابھی اسسٹنٹ کمشنر صاحب چنیوٹ نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی ہے کہ نوٹیفکیشن نمبری ۱۹۰۵ مورخہ ۸۹-۳-۲۱ میں مزید توسیع کر دی گئی ہے۔ اور یہ پابندی تا حکم ثانی جاری رہے گی۔ نیز انہوں نے یہ بھی ہدایت کی ہے کہ ناظر امور عامہ۔ صدر عمومی صاحب جماعت احمدیہ ربوہ و دیگر اکابرین کو اس ضمن میں مطلع کیا جاوے اور ہدایت کی جاوے کہ وہ ہر قسمی دروازے۔ بینرز۔ چراغاں کے متعلق بجلی کی تاروں وغیرہ کو اتار دیں۔ اور اس امر کی تسلی کریں کہ مزید دیواروں پر کوئی مزید تحریر نہ کی جاوے۔ ۸۹-۳-۲۵

مضمون نگار حضرات سے گذارش

گذارش ہے کہ آپکا مضمون صاف لکھا ہونا چاہیئے۔ اگر آپنے شکستہ خط میں لکھا تو مضمون قابل اشاعت اور بہت اچھا ہونے کے باوجود یا چھپ نہیں سکے گا یا بہت دیر سے چھپے گا شکستہ خط میں لکھے ہوئے کئی مضامین ہمارے پاس پڑے ہیں جو ہم شائع کرنا چاہتے ہیں لیکن جب تک صاف نہ لکھے ہوں انکا شائع کرنا ممکن نہیں ہے۔

"دنیا کی محبت ساری خطا کاریوں کی جڑ ہے"

خبریں

● ایوانِ صدر اسلام آباد میں دو وفاقی وزراء اور ۶ وزرائے مملکت نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا۔ صدر غلام اسحٰق نے ان سے حلف لیا۔ وزیروں اور ان کے محکموں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ بیگم نصرت بھٹو — بے محکمہ سینئر وزیر
۲۔ سید یوسف رضا گیلانی۔ — وزیر سیاحت
۳۔ بیگم شہناز وزیر علی — تعلیم کی وزیر مملکت
۴۔ احمد سعید اعوان — صنعتوں کے وزیر مملکت
۵۔ میر طارق حسین مگسی۔ — محنت اور افرادی قوت کے وزیر مملکت
۶۔ شاہنواز جونیجو — بلدیات اور دیہی ترقی کے وزیر مملکت
۷۔ سید ظفر علی شاہ — پانی اور بجلی کے وزیر مملکت
۸۔ فادر رومن جولیٹ — اقلیتوں کے وزیر مملکت

● وفاقی حکومت نے سرکاری و نیم سرکاری اداروں، کارپوریشنوں کے ملازمین کی تنخواہوں میں یکم جولائی سے اضافے کا فیصلہ کر لیا ہے۔
وزارتِ خزانہ کی ایک خصوصی کمیٹی ایسے ملازمین کی تنخواہوں اور پے سکیلوں پر غور کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گریڈ ایک سے چار تک کے ملازموں کو مجموعی طور پر ڈیڑھ سو سے لے کر تین سو روپے تک کا اضافہ پہنچے گا جبکہ گریڈ سولہ اور اس سے زائد گریڈ کے ملازمین کو چار سو سے لے کر چھ سو روپے تک کا فائدہ پہنچے گا۔

● وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کیفے ٹیریا میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ افغانستان کے متعلق خان ولی خان صاحب کی ذاتی رائے ہے اور انہیں اپنی رائے کے اظہار اور ان خیالات کو دوسروں تک پہنچانے میں آزاد ہیں۔ کیونکہ اب ملک میں آمریت نہیں ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا اب بھی صوبہ سرحد میں پیپلز پارٹی اور اے این پی کی مخلوط حکومت قائم رہ سکتی ہے تو انہوں نے کہا کہ ولی خان ہمیشہ سے جمہوریت کا ساتھ دیتے چلے آئے ہیں۔

● وائس آف امریکہ نے یہ اطلاع دی ہے کہ روس کی وزارتِ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ایک روسی طیارے کو اغوا کر کے پاکستان لانے کی ایک ہائی جیکر کی کوشش ناکام بنادی گئی ہے۔ یہ طیارہ روس کی ایک اندرونی پرواز پر عسکرہ خان سے باتھو جا رہا تھا۔ باتھو پر طیارہ اترنے کے بعد سیکورٹی افواج نے یلغار کر کے طیارے کو آزاد کرا لیا۔ اطلاع کے مطابق جہاز کے کسی مسافر یا عملے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

● ایم کیو۔ ایم کے سربراہ الطاف حسین کی رہائش گاہ پر چند نامعلوم افراد نے فائرنگ کی تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ملزمان فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

رؤوف کاپی ہاؤس
کی جانب سے طلباء و طالبات کو
نیا سال "مبارک" ہو
نئی کتابیں اور کاپیاں نیز سامان سٹیشنری بارعایت خریدنے کے لیئے تشریف لائیں
رؤوف کاپی ہاؤس
(اقصیٰ چوک ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبد الحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینیجر: مشہور دواخانہ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۹۰۶

BABY GROWTH COURSE
بے بی گروتھ کورس
ایک ماہ کی ادویات کا کورس قیمت: ۲۵/-
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیوا ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز ۷۷۱ : ۶۰۶ : ۶۰۷